

ایران - اسرائیل - جنگ بندی کی تجویز

مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، جو غزہ، ایران اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تشدد اور تکلیف سے نمایاں ہے، امن کی بحالی اور انصاف کے قیام کے لیے فوری عمل کی ضرورت ہے۔ یہ مضمون ایک جنگ بندی کی تجویز پیش کرتا ہے جو نیک نیتی سے تیار کی گئی ہے، جو شیعہ قانونی تصورات ضرورہ (ضرورت)، نیت الخیر (اچھا ارادہ)، اور امانہ (دیانتداری) کا حوالہ دیتے ہوئے شرائط کو بیان کرتی ہے جو ایران کے تناؤ کو کم کرنے کے ارادوں کی عکاسی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ میں اس تجویز کو شروع کرنے سے پہلے وضاحت کے ساتھ چند اہم نکات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ وضاحت اور شفافیت کو یقینی بنایا جاسکے:

1. میں اسلامی جمہوریہ ایران سے منسلک نہیں ہوں اور نہ ہی اس کی جانب سے عمل کرنے کا اختیار رکھتا ہوں۔
 2. ایران نے عوامی طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ اس وقت اسرائیل کے ساتھ براہ راست یا بالواسطہ مذاکرات کی خواہش نہیں رکھتا۔
 3. ضرورت کے پیش نظر، اور مذکورہ شیعہ قانونی اصولوں کی رہنمائی میں، میں اس جنگ بندی کی تجویز کو نیک نیتی سے کوشش کے طور پر پیش کرتا ہوں تاکہ ایسی شرائط تجویز کی جائیں جو ایران کے بیان کردہ مقاصد اور خطے میں امن و انصاف کی وسیع تر کوششوں کے مطابق ہوں۔
- یہ مضمون ایک جامع جنگ بندی کی تجویز کا خاکہ پیش کرتا ہے، جس میں مخصوص شرائط کی تفصیل دی گئی ہے جو تنازع کی جڑوں کو حل کرتی ہیں، جو ابھی کو فروغ دیتی ہیں، اور ایک منصفانہ حل کی راہ ہموار کرتی ہیں۔

جنگ بندی کی تجویز

درج ذیل شرائط فوری طور پر دشمنی کے خاتمے کے لیے اور پائیدار امن کے لیے ایک ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے تجویز کی جاتی ہیں:

1. ایران پر حملوں کا خاتمہ: اسرائیل کو فوری طور پر تمام فوجی کارروائیاں، بشمول فضائی حملے، سائبر حملے، اور خفیہ اقدامات، جو ایرانی سرزمین، بنیادی ڈھانچے، یا اہلکاروں کو نشانہ بناتے ہیں، روک دینا چاہیے۔ یہ تناؤ کو کم کرنے کی ایک بنیادی شرط ہے، کیونکہ مسلسل جارحیت گفت و شنید کے امکانات کو کمزور کرتی ہے اور علاقائی عدم استحکام کو ہوا دیتی ہے۔

2. غزہ پر حملوں کا خاتمہ: اسرائیل کو غزہ میں تمام فوجی کارروائیاں، بشمول فضائی حملے، زمینی حملے، اور ناکہ بندی جو انسانی بحران کو مزید سنگین کرتی ہے، بند کر دینی چاہئیں۔ غزہ میں تشدد کا خاتمہ شہریوں کی تکالیف کو کم کرنے اور انسانی امداد اور باز آباد کاری کے لیے حالات پیدا کرنے کے لیے اہم ہے۔

3. جوہری تخفیف اسلحہ اور عدم پھیلاؤ: اسرائیل کو جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے (NPT) پر دستخط کرنا چاہیے اور بین الاقوامی نگرانی کے تحت جوہری تخفیف اسلحہ کے لیے عہد کرنا چاہیے۔ اسرائیل کی جوہری صلاحیتوں کے بارے میں شفافیت اعتماد پیدا کرنے اور علاقائی ہتھیاروں کی دوڑ کے خطرے کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے، جو عالمی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔

4. بین الاقوامی فوجداری عدالت کی دائرہ اختیار کی قبولیت: اسرائیل کو روم سٹیٹوٹ کا دستخطی بننا چاہیے اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کے اختیار اور دائرہ اختیار کو قبول کرنا چاہیے۔ یہ اقدام مبینہ جنگی جرائم اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزیوں کے لیے جوابدہی کو یقینی بنانے، انصاف کی ثقافت کو فروغ دینے، اور مستقبل کے مظالم کو روکنے کے لیے ضروری ہے۔

5. اقوام متحدہ کی قراردادوں اور ICJ کے احکامات کی مکمل تعمیل: اسرائیل کو تمام متعلقہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے احکامات کی پابندی کرنی چاہیے، خاص طور پر جو مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے متعلق ہیں۔ اس میں درج ذیل مخصوص اقدامات شامل ہیں:

1. غزہ کے محاصرے کا فوری خاتمہ: اسرائیل کو غزہ کی ناکہ بندی ختم کرنی چاہیے اور انسانی امداد کے لیے بلا روک ٹوک رسائی کی اجازت دینی چاہیے، بشمول خوراک، ادویات، اور باز آباد کاری کے مواد۔ جاری ناکہ بندی نے بے پناہ تکالیف کا باعث بنایا ہے اور اسے انسانی تباہی سے نمٹنے کے لیے ختم کیا جانا چاہیے۔

2. غیر قانونی بستیوں کا خاتمہ اور انخلاء: اسرائیل کو مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تمام بستیوں کی سرگرمیاں روکنی چاہئیں اور غیر قانونی بستیوں کو خالی کرنا چاہیے۔ یہ بستیاں بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہیں اور ایک قابل عمل فلسطینی ریاست کے امکان کو روکتی ہیں۔

3. مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے انخلاء: اسرائیل کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج اور انتظامی موجودگی واپس لینی چاہیے، تاکہ فلسطینی خود مختاری اور خود ارادیت کا احترام کیا جاسکے۔

4. نسل کشی کی روک تھام اور سزا: اسرائیل کو نسل کشی کے لیے اکسانے اور نسل کشی کے اعمال کو روکنے اور سزا دینے کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے چاہئیں، جیسا کہ بین الاقوامی قانون میں تعریف کیا گیا ہے۔ اس میں اشتعال انگیز بیانات سے نمٹنا اور تشدد کے مرتکب افراد کے لیے جوابدہی کو یقینی بنانا شامل ہے۔

5. یروشلم کی الحاق کی منسوخی: اسرائیل کو یروشلم کی الحاق اور اسے اپنی دارالحکومت کے طور پر نامزد کرنے کو منسوخ کرنا چاہیے، اور بین الاقوامی قانون کے تحت یروشلم کی خصوصی حیثیت *corpus separatum* کو تسلیم کرنا چاہیے۔ یہ اقدام یروشلم کی منفرد مذہبی اور ثقافتی اہمیت کو محفوظ رکھنے اور اس کے حتمی درجے کے لیے گفت و شنید کے ذریعے حل کو آسان بنانے کے لیے اہم ہے۔

استدلال: استدلال اور سیاق و سباق

یہ تجویز ضرورہ، نیت الخیر اور امانہ کے اصولوں پر مبنی ہے، جو ضرورت، نیک نیتی اور دیانتداری کے جذبے سے کیے گئے اقدامات کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان شیعہ قانونی تصورات کا حوالہ دینا اس اخلاقی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے کہ ایران سے رسمی اجازت کے بغیر بھی امن کی طرف ایک راستہ تجویز کیا جائے۔ اسرائیل کے ایران، غزہ اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے خلاف اقدامات کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، یہ تجویز خطے میں تنازع کے باہم مربوط عوامل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اسرائیل سے NPT پر دستخط کرنے اور جوہری تخفیف اسلحہ کی کوشش کرنے کا مطالبہ ایران کے علاقائی سلامتی کے عدم توازن کے بارے میں دیرینہ خدشات کی عکاسی کرتا ہے۔ اسی طرح، ICC کی دائرہ اختیار اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی تعمیل کے لیے کال کا مقصد جوابدہی قائم کرنا اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرنا ہے، جسے ایران نے تنازعات کے حل کے لیے بنیاد

کے طور پر بارہا زور دیا ہے۔ غزہ اور مقبوضہ علاقوں پر خصوصی توجہ ایران کی فلسطینی حقوق کی حمایت اور ان علاقوں میں اسرائیل کی پالیسیوں کی مذمت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

چیلنجز اور غور و فکر

اگرچہ یہ تجویز نیک نیتی سے پیش کی گئی ہے، اس پر عمل درآمد کو اہم رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ ایران کا اسرائیل کے ساتھ براہ راست یا بالواسطہ مذاکرات میں شامل ہونے سے انکار مذاکراتی عمل کو پیچیدہ بناتا ہے، جس کے لیے غیر جانبدار بین الاقوامی اداکاروں کی طرف سے ثالثی کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کی اقوام متحدہ کی قراردادوں کی تعمیل کرنے، NPT پر دستخط کرنے یا ICC کی دائرہ اختیار قبول کرنے کی تاریخی ہچکچاہٹ ان شرائط کو نافذ کرنے کے لیے مضبوط بین الاقوامی دباؤ کی ضرورت کو مزید اجاگر کرتی ہے۔ مزید برآں، یروشلم کی حیثیت کا حساس معاملہ متضاد دعووں کو متوازن کرنے کے لیے احتیاط سے سفارت کاری کی ضرورت ہے جبکہ اس کی بین الاقوامی حیثیت کا احترام کیا جاتا ہے۔

ان چیلنجز کے باوجود، یہ تجویز تناؤ کو کم کرنے اور انصاف کے لیے ایک جامع ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ یہ انسانی تکالیف کو کم کرنے کے لیے فوری اقدامات، بین الاقوامی قانون کی پاسداری کے لیے طویل مدتی عہد، اور تنازع کی بنیادی وجوہات کو حل کرنے کے لیے ساختی تبدیلیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔

نتیجہ

ضرورہ، نیت الخیر اور امانہ کے جذبے میں، یہ جنگ بندی کی تجویز اسرائیل، ایران اور فلسطین کے درمیان تشدد کو ہوا دینے والے بنیادی مسائل کو حل کر کے امن کی طرف ایک راستہ پیش کرتی ہے۔ ایران اور غزہ پر حملوں کے خاتمے، جوہری تخفیف اسلحہ، ICC کی جوابدہی، اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی تعمیل کا مطالبہ کر کے، یہ تجویز ایک منصفانہ اور پائیدار حل کے لیے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اگرچہ میں ایران سے منسلک نہیں ہوں اور نہ ہی اس کی طرف سے مجاز ہوں، یہ کوشش ایران کے ارادوں اور امن کی وسیع تر کوشش کے ساتھ ہم آہنگ شرائط کو واضح کرنے کی نیک نیتی سے کی گئی کوشش کی عکاسی کرتی ہے۔ بین الاقوامی برادری کو اب فوری طور پر عمل کرنا چاہیے تاکہ گفت و شنید کو آسان بنایا جاسکے، جو اب بھی کو یقینی بنایا جاسکے، اور یہ یقینی بنایا جاسکے کہ مشرق وسطیٰ میں انصاف اور انسانیت کے اصول غالب رہیں۔